سبق نمبر 4

[redacted]

گروپ کا راہنما۔ دُعا کریں اور خُداوند کے شاگرد بنانے کے لئے اپنے گروپ اور اِس کورس کو پابند کریں کریں۔

[redacted]

ہر ایک اپنی باری میں اپنی نوٹ بک سے یا خود سے جو اُنہوں نے بائبل کے منتخب حصوں کے ذریعے خدا کیساتھ ذاتی وقت میں سیکھا ہے بیان کریں (متی ۱۱:۲۵-۳۰؛ ۱۴:۲۶)۔ اُس شخص کو سنیں، اُسے سنجیدگی سے لیں اور قبول کریں۔ اُسکے بارے میں جو سنا ہے کوئی گفتگو نہ کریں۔

[redacted]

الف۔ زبانی یاددہانی کی قائلیت

پڑھیں: زبور ۱۱۹:۹-۱۱

دریافت اور گفتگو کریں ۔ بائبل کی آیات (عبارات یا ابواب) کو زبانی یاد کرنا کیوں ضروری ہے؟

غور کریں ۔ بائبل کی یاد کی ہُوئی آیات اِس دھوکے باز اور گمراہ کُن دُنیا میں سچی اور زندگی گزارنے میں ہماری مدد کریں گی۔

ب۔ غور و خوض

جواب پائی ہُوئی دُعا کی یقین دہانی یوحنا ۱۶:۲۴
اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگو اور تو پاؤ گے تا کہ تمہاری خوشی پوری ہو جائے۔ یوحنا ۱۶:۲۴

مندرجہ ذیل طریقوں سے تختہ سیاہ/سفید پر یاد کی ہُوئی آیات لکھیں:

بائبل کے حوالہ جات کو کارڈ کی پُشت پر لکھیں

1- بائبل میں خدا کے ناموں کے معنی

پرانے عہدنامہ کے عرصہ کے دوران ایماندار لوگ خدا کو براہ راست اُسکے ناموں ''خُداوند'' یا ''خُدا'' سے پکارتے تھے (زبور ۵:۱-۴)۔ اُنہوں نے اپنی دعاؤں کو خدا کے نام سے ختم نہیں کرتے تھے۔ بائبل مقدس میں خدا کے ناموں کے معنی ہیں۔ خدا کے نام اُسکی ہستی اور کردار کا مظہر ہوتے تھے۔ درحقیقت خدا وہی ہے جو اُسکے نام کہتے ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ لوگ اپنی دُعا میں خُدا کو منسلک کرنے کے لئے اُسکو جانیں کہ وہ کون ہے۔

خدا کے نام (ایلوہیم H: ELOHIM) کا مطلب ہے قادرِ مطلق، جو خوف اور احترام کا حکم دیتا ہے (یسعیاہ ۴۰: ۲۸؛ ۴۲: ۹-۱۱)۔ خداوند کے نام (یہواہ H.JAHWA) کا مطلب ہے "مَیں جو ہوں سو مَیں ہوں" یا "مَیں جو ہونگا سو مَیں ہونگا"۔ یہ خدا کا عہد والا نام ہے جس میں کہتا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ کئے ہوئے عہد کا پابند ہے (خروج ۳: ۱۴-۱۵؛ ۳۴: ۶-۷)۔

یسوع مسیح پوشیدہ خدا کا ظہور ہے (یسعیاہ ۹: ۶؛ ۱ تمطیس ۱: ۱۵؛ ۲: ۹)۔ اُسکے نام بھی رکھتے ہیں۔ "یسوع" نام کا مطلب ہے "نجات دہندہ" (متی ۱: ۲۱) "مسیح" کا مطلب "مسح کیا ہوا" اُس کا یہ نام اِس لئے ہے کیونکہ وہ آخری نبی، کاہنِ اعظم اور آخری بادشاہ ہونے کے لئے روح القدس سے مسح ہو چکا تھا۔ بطور ایک نبی، مسیح ہم پر خدا اور خدا کی باتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ بطور ایک کاہن، مسیح ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کرتا اور ہمارے واسطے دُعا کرتا ہے۔ بطور ایک بادشاہ، مسیح ہماری زندگی پر حکومت کرتا ہے اور ہمیں شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔

2- یسوع مسیح کے نام سے دُعا کرنا

مسیحی لوگ یسوع مسیح کے نام سے دُعا کرتے ہیں کیونکہ وہ آدمی اور خدا کے درمیان ثالث، (درمیانی، وکیل) ہے۔ یسوع کے نام سے دُعا کرنے کے تین خاص مطلب ہیں۔

کیونکہ یسوع نے اُن پر خدا کے کردار، کلام اور کام ظاہر کئے

مسیحی لوگ خدا شخصی اور حتمی طور پر جان سکتے ہیں کیونکہ وہ یسوع مسیح کو جانتے ہیں۔ جس نے یسوع کو دیکھا اُس نے پوشیدہ خدا کو دیکھا (یوحنا ۱۴: ۹-۱۰)۔ جس نے یسوع کو جانا اُس نے خدا کو جان لیا (یوحنا ۸: ۱۹؛ متی ۱۱: ۲۷)۔ جو یسوع پر ایمان رکھتا ہے وہ خدا پر ایمان رکھتا ہے (یوحنا ۱۲: ۴۴)۔ جس نے یسوع کو قبول کیا اُس نے خدا کو قبول کیا (یوحنا ۱۳: ۲۰)۔ خدا مسیحیوں کی اُن دعاؤں کو سنتا ہے جو یسوع کے نام سے کی جائیں۔

کیونکہ یسوع مسیح نے ایمانداروں کی پوری اور کامل راستبازی کو قائم کیا۔

ایک ایماندار کی راستبازی خدا کی طرف سے آتی ہے اور اُس کی بنیاد مسیح کی قربانی کی موت اور جی اُٹھنے پر ہوتی ہے (۲-کرنتھیوں ۵: ۲۱)۔ جب خدا ایک ایماندار کو یسوع مسیح میں دیکھتا ہے تو وہ صرف یسوع مسیح کی راستبازی پر نظر کرتا ہے۔ خدا اُس مسیحیوں کی دُعاؤں کو سنتا ہے جو یسوع مسیح میں راستباز ہو چکے ہوں (۱-پطرس ۳: ۱۲)۔

کیونکہ یسوع نے اُن پر خدا کی مرضی اور راہوں کو ظاہر کیا ہے۔

خدا مسیحیوں کی وہ دُعائیں سنتا ہے جو یسوع مسیح میں ظاہر کی گئی اُس کی مرضی کے مطابق ہوتی ہیں (۱-یوحنا ۵: ۱۴)۔
اِس لئے، یسوع مسیح کے سبب سے مسیحی لوگ آسمان کے خدا تک براہِ راست رسائی رکھتے ہیں (اِفسیوں ۲: ۱۸) اور مسیحی لوگ کسی بھی وقت آزادی اور دلیری کے ساتھ خدا کے پاس آ سکتے ہیں (اِفسیوں ۳: ۱۲؛ عبرانیوں ۴: ۱۴-۱۶)۔

ج۔ یاددہانی اور جائزہ

۱۔ بائبل کی آیات کو ایک خالی کاغذ پر یا اپنی نوٹ بک میں لکھیں۔
۲۔ بائبل کی آیات کو درست طور پر یاد کریں۔ جواب پائی ہوئی دُعا کی یقین دہانی (یوحنا ۱۶: ۲۴)۔
۳۔ دو رو ہو جائیں ایک دُوسری کی یاد کی ہوئی آیات کا جائزہ لیں۔

بائبل کے مطالعہ کے پانچ عمل کے طریقے کو اِستعمال میں لاتے ہوئے پیدایش کا مطالعہ کریں (پیدایش ۱:۱-۲۴)۔

عمل نمبر 1 پڑھیں خدا کا کلام

ہم ایک ساتھ پیدایش ۱:۱-۴:۲ پڑھیں۔

ہر ایک باری باری ایک آیت کو پڑھے یہاں تک کہ مطالعہ ختم ہو جائے۔

عمل نمبر 2 دریافت کریں مشاہدات

غور کریں ۔۔ اِس عبارت میں کونسا سچ آپکے لئے اہمیت کا حامل ہے یا معنی رکھتا ہے؟ یا کونسی سچائی نے آپکے دِل و دِماغ کو چھوا ہے؟

قلم بند کریں ۔۔ دو اور تین سچائیوں کو دریافت کریں جو آپ نے سمجھی ہوں۔ اُنکے بارے میں سوچیں، اور اپنے خیالات کو نوٹ بک میں لکھیں۔

بیان کریں ۔۔ جب گروپ کا ہر فرد دو منٹ تک سوچ اور لکھ لے، اُنکو اب بیان کرنے دیں۔ اب ہر شخص دُوسروں کیساتھ جو اُنہوں نے دریافت کیا ہے اُسکو بیان کرے۔ مندرجہ ذیل میں کچھ اِس طرح کے سوالات کی مثالیں جو لوگوں نے دریافت کئے ہیں۔ یاد رہے کے ہر گروپ کے لوگ مختلف چیزوں کو پیش کرینگے جو کہ ضروری نہیں ایک جیسی چیزیں ہوں۔

۱:۲۷

دریافت نمبر ایک ۔۔ خدا نے آدمی اور عورت کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنایا۔

میں جانوروں سے مختلف ہوں کیونکہ اُنکے پاس خدا کی صورت نہیں ہے، خدا کی صورت سے میں خدا کی شخصیت کی تصویر ہوں، مجھے وہ خصوصیات دی گئی ہیں جو خدا کے پاس ہیں۔

۱:۲۸

دریافت نمبر ۲ ۔۔ خدا نے مجھے ایک خاص کام کیلئے بنایا ہے

مجھے خدا، دُوسرے اِنسانوں اور فطرت/قدرت کیساتھ تعلق بنانے کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ خدا کے بارے میں ہمیں اچھی مثالوں کے ذریعے ذمہ داری نبھانی چاہئے۔ مجھے آدمی اور عورت کے فرق کا احترام کرنا چاہئے۔ قدرت یا فطرت کے بارے میں مجھے اُس پر قابو پانا اور حکومت کرنی چاہئے۔

عمل نمبر 3 سوال تشریحات

غور کریں ۔۔ اِس مضمون میں سے کسی بھی چیز کے بارے میں کونسا ایسا سوال ہے جو آپ سارے گروپ سے پوچھنا چاہیں گے؟

چلیں ہم پیدایش ۱:۱-۴:۲ کی تمام سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اُن چیزوں کے بارے میں سوال کریں جو ابھی تک ہماری سمجھ میں نہیں آئی ہیں۔

درج کریں ۔۔ اپنے سوال کو جتنا واضح اور آسان ہو سکے تیار کریں، پھر اس سوال کو اپنی ڈایری میں درج کریں۔

بیان کریں ۔۔ جب گروپ کا ہر فرد دو منٹ کی مدت تک غور اور لکھ چکے تو پھر ہر فرد کو سوال بیان کرنے کا موقع دیں۔

گفتگو کریں ۔۔ کچھ سوالوں کو چن لیں اور ایک گروپ کی صورت میں اُنے جواب دینے کی کوشش کریں (مندرجہ ذیل کچھ ایسی مثالیں ہیں جو شاگرد دریافت کر سکتے ہیں۔

۴:۲

سوال نمبر ایک ۔۔ پیدائش ۱:۱-۴:۲ کس قسم کی کہانی ہے؟

غور کریں ۔۔ کیونکہ اِنسان دُنیا کی تخلیق کے وقت موجود نہیں تھا۔ خدا نے اِنسان کی تخلیق کے بعد اِسکو اِسکی تخلیق کے متعلق سائنسی انداز، رویا، شاعرانہ نظم کے انداز میں نہیں بلکہ ایک تاریخی انداز میں بتاتا ہے (پیدائش ۴:۲)۔

۱:۴-۳۱:۱

سوال نمبر ۲ ۔۔ کائنات کو بنانے میں کتنا وقت لگا؟

غور کریں ۔۔ بائبل کہتی ہے "چھ دِن" اِن چھ دِنوں کی تشریح کِس طرح کی جانی چاہیے؟

عبرانی زبان میں لفظ "دِن" "یوم" کہلاتا ہے اور پیدائش پہلے باب میں مصنف کا ارادہ لفظی ۲۴ گھنٹوں کا نہیں تھا کیونکہ وقت کی پیمائش صرف چوتھے دِن ممکن ہوئی (پیدائش ۱:۱۴)۔ آیت نمبر ۵ میں لفظ "دِن" پہلے صرف تخلیقی دِن کے روشن حصہ کی طرف اِشارہ کرتی ہے اور پھر پورے تخلیقی دِن کی طرف۔ آیت نمبر ۱۴ پہلے صرف روشنی والے 24 گھنٹے کی دِن کی طرف اِشارہ کرتی ہے اور پھر پورے ۲۴ گھنٹوں کی طرف۔ اور پیدائش ۴:۲ میں لفظ دِن سے مراد تخلیق کی مدت اور پھر چھ دِن ہیں، پس لفظ دِن ۵ مختلف معنوں میں اِستعمال ہوا ہے۔

پیدائش ۱:۲۷ ۔۔ تخلیق کے چھٹے دِن تمام زمینی جانوروں کی تخلیق کے بعد خدا نے اِنسان کو پیدا کیا، دونوں آدمی اور عورت کو۔ یہ خدا کی تخلیق عمل کا آخری چھٹا دن تھا۔ لیکن پیدائش ۱۵:۲ میں ایک آدم اور حوا کی تخلیق کے دوران کافی وقفہ ہے۔ حوا کی تخلیق سے پہلے، آدم کے ذمہ ایک بہت بڑے باغ کی دیکھ بھال اور کام کرنا تھا۔ خدا کے آدم کیلئے ایک موزوں مددگار بنانے کے فیصلے کا مطلب ایک کافی لمبی مدت تھی جب تک آدم اپنے باغ میں کام کرنے کے جذبہ کو کھو دے۔

اُسکی اُداسی، تنہائی، ویرانی کی تلافی کرنے کیلئے خدا نے آدم کو ایک بہت بڑا کام سونپا جو کہ تمام جانوروں اور پرندوں کی درجہ بندی کرنا تھی۔ اُن تمام جانوروں، پرندوں اور کیڑے مکوڑوں کی فہرست تیار کرنے میں بہت وقت لگا ہوگا۔ آخر میں آدم کی تنہائی کو پھر تازہ کرنے کے بعد خدا نے اُسکے لئے ایک بیوی اُسی کے بدن کے حصے سے جو دِل کے قریب ہے تخلیق کی۔ لہٰذا پیدائش پہلے باب کو بھی ۲۴ گھنٹوں کے دِن کی تخلیق سے مراد کرنے کی نیت نہیں ہے۔

پیدائش پہلے باب کا مقصد ہمیں یہ بتانا نہیں ہے کہ خدا نے کتنے عرصے میں زمین و کائنات کو تخلیق کیا یا خدا نے کتنی جلدی تخلیق کا کام مکمل کیا، بلکہ اِسکے بتانے کا مقصد ہے کہ کس نے کائنات کو تخلیق کِیا، کس طرح کِیا اور کس مقصد کے تحت تخلیق کِیا۔

۲-۱:۱

سوال نمبر 3 خدا نے کائنات کو کس طرح تخلیق کِیا؟

نوٹس

اِبتدا میں

اِبتدا میں خدا قادرِ مطلق نے زمین و آسمان بنائے (کامل سمجھ بوجھ اور فہم کیساتھ)۔ یہ کائنات کی اِبتدا کا حوالہ پیش کرتا ہے۔ جب خدا نے مادہ، قوت، وسعت کی تخلیق کی جو کہ بیان کِیا یا دکھایا نہیں جا سکتا (عبرانیوں ۱۱:۳)۔ بائبل کا مکاشفہ اُن چیزوں پر توجہ مرکوز کرتا ہے جو بعد میں اِنسانوں کیلئے کائنات میں اہمیت کا حامل ہوئیں جیسے، سورج، چاند، ستارے اور زمین۔

دھیان رہے کہ خدا، وقت کی تخلیق سے پہلے موجود تھا۔لفظ تخلیق (H.BARA) آدمی کیلئے نہیں بلکہ خدا کیلئے اِستعمال کیا گیا ہے۔زمین بے شکل, بے صورت، خالی اور اندھیری تھی۔اِسکی کوئی سجی ہوئی یا ڈھنگ کی شکل نہیں تھی اور یہ صرف پانی کے سیلاب کی طرح دکھائی دیتی تھی۔زمین پر کوئی روشنی نہ تھی۔خشک زمین کا حصہ اور کوئی بھی زندہ بشر نہیں تھا۔کہکشاں کو صحیح منظر رجز و کیسا تھا ایک شکل اِختیار کرنے میں کافی لمبا عرصہ لگا جو کہ ملکی وے کہلاتا ہے۔صحیح ستارے کو صحیح مقام پر کہکشاں میں رکھنا جو کہ سورج بنا اور درست سیارہ کو صحیح دوری پر جو کہ زمین بنی اور اِس میں زندگی کو سہارا حاصل ہوا۔

پیدایش ۱:۲ ایک چھ دِنوں کی اِبتدا کے طور پر کام کرتا ہے۔جس سے ایک ترتیبی رضابطی ترقی کے مرحلے یا عمل کا نمونہ پیش ہوتا ہے جس میں خدا نے کائنات، سیارے، زمین کی تخلیق کے کام کو مکمل کیا جسے آج ہم جانتے ہیں۔

تخلیق کا پہلا دِن

پیدایش ۱:۳-۵ ۔۔مادی روشنی جو کہ زمین تک پہنچی اُسکی تخلیق ہوئی۔زندگی اور روشنی خدا کی صفات ہیں۔زندگی اور روشنی خدا کی فطرت کی خصوصیات یا وراثت ہیں۔زندگی خدا کی صفات اور خصوصیات کا خلاصہ ہے، جیسے راستبازی، پاکیزگی، محبت، وفاداری، رحم، فضل وغیرہ وغیرہ۔روشنی اُس زندگی کی ایک ظاہری صورت ہے (یوحنا ۱:۴-۵)۔اِسی لئے روحانی معنوں میں زندگی اور روشنی ہمیشہ موجود رہی ہیں۔

کائنات کی اِبتدا میں خدا نے مادی روشنی (قوت) کو تخلیق کیا جو کہ ستاروں کی کہکشاں، اور اُسکے جلتے ہوئے سورج اور سیاروں اور چاند سے منعکس ہوتی ہے (پیدایش ۱:۳-۵)۔مگر یہ سورج، چاند اور ستاروں کی مادی روشنی تخلیق کے چوتھے دِن زمین پر ظاہر ہو سکی۔اور تب سے یہ آدمی کیلئے وقت اور موسموں کے حال بتانے کیلئے طاقت کا سبب بنی (پیدایش ۱:۱۴)۔ نئی زمین پر یسوع مسیح روحانی اور جسمانی طور پر روشنی کا ذریعہ ہونگے۔یسوع پوشیدہ، زندہ خدا کی ایک ظاہری صورت ہیں۔نئی زمین پر روحانی اور مادی معنوں میں کبھی بھی دوبارہ کوئی رات اور اندھیرا نہیں ہوگا (مکاشفہ ۲۱:۲۳؛۲۲:۵)۔

تخلیق کا دُوسرا دِن

پیدایش ۱:۶-۸ میں فضا کی تخلیق کو بیان کرتا ہے جو فضا کے اُوپر کے پانی کو فضا کے نیچے کے پانی سے جُدا کرتی ہے۔چنانچہ بادلوں کی ایک موٹی پرت/تہہ نے زمین کو ڈھانک لیا اِسلئے سورج، چاند اور ستارے ابھی زمین سے نہیں دیکھے جا سکتے تھے۔

تخلیق کا تیسرا دِن

پیدایش ۱:۹-۱۳ ۔۔خشک براعظموں کی زمین اور سمندروں کی تخلیق کو متعین کرتا ہے۔سمندروں اور جھیلوں کا پانی اور اُنکی اونچائی اِتنی گھٹتی ہے کہ بڑی تعداد کی زمین اِس سے اُوپر اُبھر کر سامنے آجاتی ہے۔زمین کی بتدریج ٹھنڈک اور پانی اور پانی کے اُبھاو اور زلزلہ کا دباو پہاڑوں کی پیداوار کا سبب بنتا ہے۔خدا کے تخلیقی حکم سے سوکھی، خشک زمین نے اجناس پودے اور درخت پیدا کئے۔سورج کی روشنی بادلوں کی گہری تہہ سے ہوتی ہوئی زمین پر چمکتی ہے اور درختوں کی نمائش ممکن ہوتی ہے۔

تخلیق کا چوتھا دِن

پیدایش ۱:۱۴-۱۹ بیان کرتا ہے کہ خدا نے بادلوں کے غلاف کو زمین کے گرد اِس طرح تقسیم کیا کہ سورج کی روشنی سیدھی زمین پر گرے اور سورج، چاند اور ستاروں کی تحریک کا درست مشاہدہ ہو۔

آیت نمبر۱۶ کے فعل کا ترجمہ بطور "بنایا گیا" نہ کیا جائے یہ کیا جانا چاہئے کہ "مہیا بنا" (H,Asah)۔خدا نے سورج، چاند اور ستاروں کو اِس تخلیق کے دِن نہیں بنایا بلکہ اُن تمام روشنیوں کو زمین پر ظاہر ہونے دِیا۔ پس وقت اور موسم کی حکومت قائم ہوئی۔خدا نے مادہ، قوت اور زمین، سورج اور ستاروں کے فاصلوں کو اِبتدا میں پہلے سے ہی روشنیوں کو ظاہر کرنے کی وجہ بنا دِیا۔ اِسکے بعد سے وہ سفر کی راہ دکھانے کا فرض اور ایک زراعت کا کلینڈر جو کہ موسموں کا تعین اور ایک تاریخی کلینڈر جو کہ ۲۴ گھنٹے کے دِن اور سالوں کا تعین کر سکے۔

اِسکا صاف مطلب ہے کہ خدا نے زمین کو آدمی کیلئے پیدا کیا۔اُن روشنیوں کو بنانے کا کوئی سائنسی مقصد نہیں تھا مگر ہم اِسکو اِسطرح سے دیکھتے ہیں۔

تخلیق کا پانچواں دِن

پیدائش ۱: ۲۰ -۲۳ کا تعلق ایک سمندری حیات، آبی حیات اور اُڑنے والی جانوروں سے تعلق رکھتا ہے۔اِس میں ایک طرف سمندر کے بڑے بڑے جانور، مچھلیاں، گھونگھے، سیپیاں، جھینگے اور دُوسری طرف کیڑے مکوڑے، اُڑنے والی چھپکلیاں اور پرندے شامل ہیں۔یہ بات دِلچسپ ہے کہ پب علم اُلارض سے متعلقہ زمانہ غیر فقاریہ (ریڑھ کی ہڈی کے بغیر) جانوروں کی زندگی کے آغاز کو اک دم (اچانک) قرار دیتی ہے۔سمندری اور زمینی جانوروں کی 5000 اجناس میں سے کسی کا بھی ریکارڈ موجود نہیں کہ فقاریہ جانور اِبتدائی دَور کے ہیں یا غیر فقاریہ۔نسل بڑھانے کے لئے خُدا کا حکم اُن جانوروں کے لئے نہیں بلکہ اُسکا تخلیقی کلام ہے جو اُن کو نسل بڑھانے کی اہلیت کی برکت دیتا ہے۔

تخلیق کا چھٹا دِن

پیدائش ۱: ۲۴ -۲۶ کا تعلق زمین کے تمام جانوروں اور اُنکی صنف، صورت، رڈھنگ اور آدمی کی تخلیق سے ہے۔آیت ۲۴ کا ترجمہ اور اِسکو اِسطرح سے نہ سمجھا جائے کہ زمین خود تمام جانوروں کو پیدا کرنے کے قابل ہے۔خدا نے تخلیقی حکم سے زمین کے موجودہ عناصر سے تمام جانوروں کو پیدا کیا۔زمینی جانور جیسے بھیڑ اور گائے، تمام چھوٹے جانور جو کہ زمین پر پھرتے ہیں اور تمام بڑے جنگلی جانور جیسے شیر اور ہاتھی وغیرہ۔اِس کو سائنسی درجہ بندی بنانے کا اِرادہ نہیں تھا بلکہ یہ تھا کہ اِس طرح اِنسان اِن کو دیکھتے تھے۔

تخلیق کے چھ دِنوں میں سے ہر دِن تخلیق کے دِن کی تاریکی کے شروع سے آنے والے تخلیق کے دِن کی تاریکی تک ایک مکمل دَور کی علامت تھا۔

اس قاعدہ/دستور کی حقیقی نیت اور پہلے "دِن کی صبح اور شام ہوئی"۔ پہلا دن وغیرہ۔وہ یہ دِکھانے کی کوشش تھی کہ وہاں پر خدا کے واضح اور الگ تھلگ طریقہ کار کے مرحلے ہیں۔ مصنف کی نیت اِس قاعدہ کو لفظی ۲۴ گھنٹوں کے ایک دِن کے مطابق اِستعمال کرنے کی نہیں تھی۔خدا نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ تخلیق کے چھ دِن میں ایک دِن کتنے عرصہ کا ہے۔ پیدائش ۲:۱ ایک خلاصہ کا بیان ہے۔ساری منظم کائنات کی تخلیق مکمل ہو چکی تھی۔(۲:۱) آیت ۲ میں بیان ہے کہ جیسے ہی خدا نے تخلیق کا کام ختم کیا تو ساتویں دِن کی ابتدا ہوئی۔

۲:۲_۳

سوال نمبر۴ : میں ساتویں دِن کسطرح سمجھوں جو خدا کے حقیقی تخلیقی کام کا خلاصہ بیان کرتا ہے؟

نوٹس:

اِختتامی قاعدہ نہیں۔

بائبل ہمیں یہ نہیں سکھاتی کہ خدا نے اپنے تخلیق کے کام کی تکمیل پر صرف ۲۴ گھنٹوں کے ایک دِن کا آرام کیا۔ساتویں دِن کے ختم ہونے کا کوئی اِختتامی فارمولا نہیں ہے۔ساتواں دِن تخلیق کے دُوسرے چھ دِنوں کی طرح نہیں ہے جو کہ ایک زمانے کے ساتھ ختم ہوئے۔خدا کے چھ تخلیقی دِن تھے جو کہ ایک آرام کے دِن سے پہلے تھے اور اُس دِن کوئی تخلیقی کام انجام نہیں پایا۔

نیا عہدنامہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ساتواں دِن کلیسیا کے زمانہ میں جاری ہے، جب خدا کا آرام کرتا ہے۔عبرانیوں۴:۱-۱۱واضح طور پر یہ سکھاتا ہے کہ جب خدا نے اپنے تخلیقی کام کو ختم کیا تو اُس نے آرام کیا۔بہر حال خدا کے تخلیقی کام کے بعد آرام کا یہ مقصد نہیں تھا کہ خدا تھکا ہوا ہے یا کوئی کام نہیں کر رہا۔اِسکا مطلب ہے کہ خدا مزید تخلیق نہیں کر رہا۔خدا آج بھی اپنی تخلیق پر حکومت اور اپنی بادشاہت کی خودمختاری کو برقرار رکھے ہوئے ہے(یوحنا۵:۱۷؛عبرانیوں۱:۳)۔

اِسطرح خدا کے لوگ اُس اِلٰہی آرام میں داخل ہونگے جب اِنکی خدمت اِس زمین پر مکمل ہو چکی ہوگی۔سبت کے دِن کے آرام کا مطلب خدا کے لوگوں کا خدا کی حاضری میں زندگی سے رجوع کرنا ہے جو یا تو مرنے کے فوراً بعد جنت میں یا نئی زمین پر دوبارہ زندگی پانے کے بعد ہے۔

ہفتہ وار سبت کے دِن کے آرام کا مطلب

خدا کے تخلیقی کاموں کا نمونہ،مثال اِنسان کی ہفتہ وار کاموں کا نمونہ بنا۔

ہفتے کے ساتویں دِن کا مطلب تھا:

- ہفتہ وار کام سے آرام اور وہ کام کرنا جس سے ہم دوبارہ تازہ ہو سکیں (خروج۲۳:۱۲ کو پڑھیں)۔
- دُوسرے اِیمانداروں کیساتھ مقدس جامیت میں ملیں (اِحبار۲۳:۳)۔
- اچھے کام کریں اور لوگوں کی زندگیوں کو بچائیں (مرقس۳:۴)۔

۲۷-۲۶:۱

سوال نمبر۵: میں بہت سی اِقسام کے ڈائنوسورس اور اِنسانوں جیسی مخلوقات کے بارے کیا سوچوں جو ہزاروں سال پہلے موجود تھے؟

نوٹس:

ڈائنوسورس اور آدمی کی طرح کی مخلوق کی تخلیق کا عمل چھٹے دِن ہوا۔

پالیو علم اِنسان کے عالم نے آدمی کی طرح کی مخلوق کی لاش اور آثار کو ڈھونڈا ہے جو کہ عام طور پر بغیر دم کا بندر اِنسان کی طرح اور غار کا آدمی کہلاتا ہے۔اِنہوں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ پہلے کی مخلوق 000 20 سے 175000 سالوں کے درمیان میں زندہ رہی ہیں۔یہ آبائی مخلوق کو ایک عام بندر(گوریلے) کے طور پر منسوخ نہیں کر سکتے۔اُنکی ذہنیت میں کیونکہ پتھروں کے ہتھیار،سامان جیسے کہ تیر اور کلہاڑی اور اُنکی باقیات پائی گئی ہیں۔اور جلی ہوئی لاشوں سے اِس بات کا اِشارہ کرتی ہیں کہ وہ پکانے کیلئے آگ کا اِستعمال کرتے تھے۔نیانڈرتھل کے معاملہ میں کچھ سامان کے ساتھ دفن کرنے سے یہ ثبوت سامنے آئے ہیں کہ جیسے اُنکے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے عقائد تھے۔کچھ خاص جسموں کو پایا گیا ہے جو ممکن ہے کسی دِین یا رسوم کے مقصد کیلئے تھے۔غاروں میں کچھ ہاتھ کی بنی ممتاز،نادر تصاویر ہیں جو لازمی (نیانڈرتھل Naenderthal) کے آغاز کی ہونگی۔ یہ تمام صنف،صورت یا نوع (Cro-Magnon) سے لیکر (Zinjanthropus) تک لازمی ایک ترقی پزیر مخلوق جو قابل توجہ ہوشیاری اور سمجھ بوجھ کی مالک تھیں۔ سائنس دان اِس حد بدتاریخی معلومات میں اِختلاف رکھتے ہیں اِس آبائی مخلوق کے بارے میں پیدایش۱:۲۴-۲۷ بتاتی ہے کہ یہ آبائی مخلوق کی پیدایش تخلیق کے چھٹے دِن اِنسان کی پیدایش کے ساتھ ہی ہوئی لیکن کوئی بھی تخلیق کے چھٹے دِن کی مدت کو بیان نہیں کر سکتا۔

پودوں،جانوروں اور اِنسان نما مخلوق کی موت/ہلاکت

موت خدا کی نافرمانی اور گناہوں کی سزا تھی اُن لوگوں کیلئے جو خدا کی صورت پر پیدا کئے گئے تھے(پیدایش۲:۱۵-۱۷)۔اِس کا مطلب یہ نہیں کے تمام زندہ چیزوں کی جسمانی ہلاکت ہوئی جیسے درخت،پودے،پرندے،مچھلی،جانور اور رینگنے والی چیزیں صرف اِنسان کے گناہ میں گرنے کے بعد وجود میں آئی ہیں،جسمانی موت اِنسان کے گناہ میں گرنے

سے پہلے ہی ایک حقیقت تھی کیونکہ صرف غذا کے کھپت کی ضرورت ہے کہ درخت اور گھاس کی موت ہو (پیدایش ۱:۲۹-۳۰)۔ بہت سی زندگی کی نوع رصورت بغیر غذا کے کچھ گھنٹے بھی زندہ نہیں رہ سکتیں۔ اِسی لئے دُوسری زندہ چیزوں کا مرنا بھی ضروری ہے۔

صرف آدمی خدا کی شبیہ پر پیدا کیا گیا ہے۔ صرف آدمی خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے قابل تھا، صرف اِنسان نے خدا کے خلاف عمل کیا اور اُسکے حکم کی نافرمانی کی۔ لہٰذا، عدالت صرف اِنسان کیلئے تھی۔

پیدایش ۲:۱۷؛ رومیوں ۵:۱۲-۱۸ میں موت تمام روحانی موت اور آخر میں ابدی موت کی طرف اِشارہ کرتے ہیں۔ پہلے اِنسان کے گناہ کے بعد خدا نے ایک فرشتے کو بھیج کر زندگی کے درخت پر پابندی لگادی۔ بظاہر اِنسان کے پاس جسمانی ابدی زندگی کی طاقت اور قابلیت ہے۔

نہ صرف پہلے بلکہ گناہ میں گرنے کے بعد بھی اگر وہ زندگی کے درخت سے پھل کھائیں گے، زندگی کے درخت کے راستے کو روکنے سے **اِنسان کی جسمانی موت کا سبب** بنی۔ لہٰذا دُوسری بہت سی انواع واقسام کی جسمانی موت آدم کے گناہ میں گرنے کے زمانے سے پہلے بھی موجود ہونگی (Thermodynamic)

درندوں رگوشت خوروں کی حرکت یا سرگرمی جسمانی قانون کی وجہ سے ہوتی نہ کہ آدمی کے گناہ سے۔ آجکل لوگ جانوروں کو ایک شخص کے نظریہ سے دیکھتے ہیں جسکے نتیجے میں جانوروں کے مصائب، موت آدمی کی طرح دیکھتے ہیں لیکن اِنسان صرف خدا کی صورت پر تخلیق ہوا ہے۔ صرف اِنکی موت اور تکلیف دیکھنے میں ہے (پیدایش ۳:۱۹-۲۶)۔

بائبل پر مبنی کلام کی رُو سے اِنسان نُما جانور اِنسان نہیں تھے۔

اعمال ۱۷:۲۶ کہتا ہے "ایک ہی اصل سے" جس کے لفظی معنی ہیں "صرف ایک خون سے" "خدا نے آدمیوں کی ہر ایک قوم بنائی" اور رومیوں ۵:۱۲-۲۱ تقاضہ کرتا ہے کہ آدم کے بعد آنے والے سبھی لوگ لازمی آدم کی نسل سے ہیں۔ جب سے وہ خدا کے تعلق کے عہد میں تمام لوگوں کے نمائندے کے طور پر داخل ہوا، یہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہاں بھی پیدائشی آدمی (اِنسان) اور اِنسان نما کے درمیان کوئی تعلق نہیں تھا اور یہ اِنسان نما مخلوق اُس پیدائش راصل میں آدم کی نسل سے نہیں تھے نہ ہی وہ خدا اور آدم کے درمیان عہد میں شامل نہیں تھے (پیدایش ۱:۲۸-۳۰؛ ۲:۱۵-۱۷)۔

بہر حال یہ ڈھانچوں کا بند مجسمہ اُس آدمی نما مخلوق کے شاید جدید آدمی ہوں۔ یہ حقیقت کبھی بھی اِس بنیادی سوال کے مطابق نہیں ہے کہ یہ مخلوق حقیقی اِنسانوں کی روح اور اُنکی شخصیت رکھتی ہے۔

پیدایش ۱:۲۶-۲۷ کا یہ معنی نکلتا ہے کہ خدا مختلف اقسام کی مخلوق بنا رہا تھا۔ جب اُس نے آدم کو بنایا، جسکا اصل زبان میں مطلب آدمی ہے تو آدم وہ پہلا شخص تھا جو خدا کی روحانی صورت پر بنایا گیا تھا، وہ جدید دُنیا کی نظر میں پہلا اِنسان (ایک زندہ روح) تھا جو کہ ایک اِنسان نما یا اِنسان کے جسم میں ظاہر ہوا اور ایک پوشیدہ اِنسانی روح جو کہ خدا سے مشابہت رکھتی ہے سائنس کے پاس اُس کو رد کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

۲۷-۲۶:۱

سوال نمبر ۶: خدا کی صورت پر پیدا ہونے کا کیا مطلب ہے؟

نوٹس

اِنسان کے پاس ایک منفرد جسمانی زِندگی ہے۔

پیدایش ۲:۷ میں لکھا ہے کہ خدا نے اِنسان کو مٹی سے بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو آدم جیتی جان ہُوا۔ اِنسانی جسم میں دُوسرے جانوروں کے جسم کی طرح بہت سے عناصر/اجزا پائے جاتے ہیں۔ بہر حال جانوروں سے مختلف جو خدا کے تخلیقی حکم سے تشکیل پائے تھے اِلٰہی ہاتھوں نے اُنہیں بنایا ہے۔ اِنسان کو دُوسرے جانوروں کی طرح زندگی کی روح دی گئی تھی۔

پیدائش ۱:۲۲،۲۸ ۷: میں اِسی لئے اِنسانوں اور جانوروں کے درمیان یہ فرق ہے کہ جانوروں کو خدا کے حکم سے مگر اِنسانوں کو نتھنوں میں خدا کا دم پھونکنے سے تخلیق کیا گیا۔ اِس کا مطلب ہے کہ خدا نے اِنسان کو پہلے سانس اور پھر اُسکے بعد زندگی بخشی۔

اِنسان کے پاس ایک منفرد روحانی فطرت ہے۔

پیدائش ۱:۲۶-۲۷ کہتا ہے کہ آدمی کی تخلیق بہت ہی خاص ہے۔ اِنسان کی تخلیق ایک ثالوث خُدا یعنی واحدت میں کثرت کے خاص حکم سے ہوئی کہ 'ہم اِنسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں' اور پھر خدا نے اِنسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنایا۔ اِنسان کو ایک روحانی فطرت دی گئی جو کہ خدا کی روحانی فطرت سے مطابقت رکھتی ہے۔ اِنسان خدا کی حقیقی اور خصوصی صفات کا مالک تھا۔ وہ کچھ حد تک خدا کی شخصیت کی نقل تھا۔ اِسی لئے اِنسان تمام مخلوقات میں منفرد ہے۔ مخلوق میں سوائے اِنسان کے کوئی بھی خدا سے مشابہت نہیں رکھتا ہے۔

اِنسان اِس طرح ایک اَور روحانی اور مادی وجود رکھتا ہے۔ مختصر یہ کہ اِنسان ایک جسم اور روح رکھتا ہے۔ اِنسان کا جسم بہت اہم ہے کیونکہ خدا نے اپنے ہاتھوں سے اِسے بنایا ہے اور اِسکی روح منفرد ہے کیونکہ صرف اِنسان ہی خدا کی شبیہ رکھتا ہے۔

اِنسان خدا کے ساتھ ایک منفرد رشتہ رکھتا ہے

پیدائش ۱:۲۸-۲۹ میں کہتا ہے خدا اِنسان سے براہِ راست کلام کرتا تھا۔ یہ اِنسان پر خُدا کی طرف سے پہلا مکاشفہ ہے۔۔ اِسکا یہ مطلب ہے کہ اِنسان کے پاس خدا کو جاننے اور اُس سے بات چیت کرنے کی قابلیت ہے۔ اِسکے سوا خدا نے اِنسان کو زمین پر قابو پانے، تمام مخلوق اور چیزوں پر حکومت اور درختوں اور پودوں سے فائدہ اُٹھانے کا کام دیا۔ پھر خدا نے یہ ازل کیا کہ اُس نے زمین کو اِنسان کیلئے بنایا ہے اِسکو اِس کائنات کا نگہبان اور منتظم بنایا ہے۔

عمل نمبر 4 **عمل کرنا** **اِطلاقات**

غور کریں ۔۔ ایمانداروں کیلئے اِس حصے میں کونسا ایسا سچ ہے جسے ممکنہ طور پر عمل میں لایا جا سکتا ہے؟

لکھیں اور بیان کریں ۔۔ چلیں ہم ایک دُوسرے کے ساتھ شعور حاصل کریں اور پیدائش ۱:۱-۲ سے ایک ممکنہ فہرست تیار کریں۔

غور کریں ۔۔ اِس حصے میں کونسے ممکنہ عمل کو خدا آپکے ذاتی عمل میں بدلنا چاہتا ہے؟

قلمبند کریں ۔۔ اِس ذاتی ممکنہ عمل کو اپنی نوٹ بک میں لکھیں۔ اُسکو دُوسروں کیساتھ بیان کرنے میں آزادی محسوس کریں۔ (یاد رہے کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف سچائیوں کو اپنائیں گے یا اُسی سچ کے بارے مختلف اعمال بھی کریں گے۔ مندرجہ ذیل میں کچھ ممکنہ اعمال کی فہرست ہیں):

1- پیدائش ۱:۱-۲ سے ممکنہ اِطلاقات کی مثالیں

۱:۱،۲۸ بائبل کے پہلے دو ابواب ہمیں یہ نہیں بتاتے کہ خدا نے کتنی مدت میں کائنات اور سیارہ زمین کی تخلیق کی۔ لیکن وہ یہ بتاتے ہیں کہ کس نے تخلیق کی اور یہ تخلیق کس کے لئے ہوئی۔ اُنکے لئے جو اُسکی صورت میں بنائے گئے ہیں۔

۱:۱ ۲ خدا نے زمین اور آسمان کو تخلیق کے چھ خاص دِنوں سے پہلے ہی بنایا تھا۔ چھ خاص تخلیقی دِنوں کے دوران خدا نے کائنات کی تکمیل کی اور ایک خاص حکم سے زمین پر ہر چیز کو پیدا کیا۔

۱:۱۱،۲۱،۲۴ خدا نے ظاہر کیا کہ زمین پر مختلف اجناس کو اصل مقصد سے ہٹ کر نہیں بنایا گیا بلکہ خُدا نے ہی اُن کو تخلیق کیا۔

۱:۲۷-۲۸ خدا کا مقصد اِس زمین کو اپنی صورت کے لوگوں سے معمور کرنا ہے۔

۱:۲۸ خدا کا لوگوں کو فطری/ثقافتی حکم یہ ہے کہ وہ خدا کی مخلوق کی پرواہ کریں۔

۱:۳۱ تخلیق کے اِختتام پر خدا کی مخلوق میں کوئی بھی برائی نہیں تھی۔ خدا نے جو کچھ بنایا وہ بہت اچھا تھا۔

۲:۲-۳ خدا کی یہ خواہش ہے کہ لوگ چھ دِن کام اور ساتویں دِن آرام کریں۔

۲:۴ بائبل کے پہلے دو ابواب، ہر ایک اِبتدائی چیز کے متعلق قدیم لوگوں کی خیالی کہانی نہیں بلکہ تخلیق کی ایک تاریخ ہے جو خدا نے پہلے لوگوں پر نازل کی تھی۔۔ پیدائش ۲:۴ میں ہے کہ ''یہ ہے آسمان اور زمین کی پیدائش جب وہ خلق ہوئے جس دِن خُدا نے زمین اور آسمان کو بنایا''۔

2- ذاتی اِطلاقات کی مثالیں

a- مَیں خدا کی خاص تخلیق ہوں۔ میری روح اور جسم دونوں خدا کے لئے بہت قیمتی ہیں اِس لئے میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ اپنے آپ کو کمتر، نفرت انگیز سمجھوں یا اپنے آپ کو ٹھکراؤں۔ میں اپنی روح اور جسم کی اچھی دیکھ بھال کرنا چاہتا ہوں۔

b- میں خدا کی مخلوق کے طور پر خدا کے حکم کو سنجیدگی سے لینا چاہتا ہوں۔ میں خدا کو جاننا چاہتا ہوں اور اُسکی صورت کو ایک لائق انداز میں رکھنا چاہتا ہوں۔ میں آدمی اور عورت کے فرق کو سنجیدگی سے لینا چاہتا ہوں اور زمین قدرت/فطرت کی دیکھ بھال کرنا چاہتا ہوں۔

عمل نمبر۵	دُعا	جواب

چلیں ہم باری باری پیدائش ۱:۱-۲ میں سے اُس ایک سچائی کے بارے دُعا کریں جو خدا نے ہمیں اِس میں سکھائی ہے (بائبل کے مطالعہ کے دوران جو آپ نے سیکھا ہے اُسکا اپنی دُعا میں جواب دیں۔ ایک یا دو سطروں میں دُعا کرنے کی مشق کریں۔ یاد رہے کہ دُعا میں لوگ مختلف مسائل کے بارے میں دُعا کریں گے)۔

[redacted]

دو اور تین کے گروپ میں دُعا جاری رکھیں۔ ایک دُوسرے کے لئے اور دُنیا کے لوگوں کے لئے دُعا کریں۔

[redacted]

گروپ کے رہنما۔ گروپ کو ایک صفحے پر لکھ کر یا شاگردوں کو اِس تیاری کے عمل کو لکھنے دیں۔

۱۔۔**عزم**۔ ایک ممکنہ عمل کو اپنانے کا عزم کریں۔

۲۔۔**خدا کے ساتھ ذاتی وقت**۔ ہر دِن متی ۱:۱۵ کے ذریعے خدا کیساتھ وقت گزاریں۔ سچ کو ڈھونڈنے کے دِلچسپ یا پسندیدہ طریقے کو اپنائیں۔ قلم بند کریں۔

۳۔۔**یاددہانی**۔ نئی آیت کو یاد کریں اور پر غور وخوض کریں۔ جواب کی یقین دہانی (یوحنا ۱۲:۲۴)۔ پچھلی دو آیات کو روزانہ دوہرائیں۔

۴۔۔**دُعا**۔ کسی خاص شخص یا چیز کیلئے دُعا کریں اور دیکھیں کہ خدا کیا کرتا ہے (زبور ۵:۳)۔

۵۔۔**اپنی نوٹ بک میں قلم بند کریں**۔ اپنی نوٹ بک میں شاگرد بنانے کے عمل کو درج کریں۔ خدا کے ساتھ گذارے ہوئے ذاتی وقت اور یاددہانی، بائبل کے مطالعہ کے نوٹ اور اِس تیاری کے نوٹ کا بھی اندراج کریں۔